جہادِ افغانستان

مجاہدین اور فضلائے دارالعلوم حقانیہ کی سرگرمیاں

محاذ جنگ سے بھیجی گئی خصوصی رپورٹیں

★ حضرت مولانا حضرت نور حقانی فاضل حقانیہ علاقہ خوست گربز کی مقتدر شخصیت ہیں۔ خود بھی میدان کارزار میں روسی سامراج کے خلاف افغانستان میں مصروف جہاد ہیں۔ اور اپنے متعلقین و معتقدین کو بھی جہاد کی ترغیب دیتے ہیں۔ ہزاروں مجاہدین آپ کی ترغیب و تحریص کی وجہ سے دہریہ حکومت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ان کی سرپرستی میں طالب علموں کی ایک جماعت نے بوری خیل گاؤں کے قریب دشمن کی دو بکتر بند گاڑیاں اڑا دیں۔ مجاہدین بخیریت اپنے مرکز کو لوٹ آئے۔ پھر دوسرے حملہ میں قلعہ بادر بوری خیل میں دشمن کی مزید بکتر بند گاڑیاں اڑا دیں۔ اس محاذ پر مولانا موصوف کی مساعی سے عمل جہاد روز افزوں ہے۔

★ مولانا عجب نور اپنے علاقہ کی ممتاز شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ مرکز علاقہ خوست پکتیا کے وزیر قبائل کے امیر ہیں۔ اور محاذِ جنگ کے انچارج بھی۔ وہ اپنے مراسلہ میں رقم طراز ہیں کہ نور محمد ترہ کئی کے انقلاب سے لے کر آج تک میں محاذ جنگ پر ہوں۔ حکومت ہماری سرگرمیوں سے سخت مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے۔ ہمارے مرکز پر قبضہ کرنے کے لئے کئی دفعہ خلقیوں نے زوردار حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن تا ہنوز انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ ایک حملہ میں مجاہدین نے ان کے تین ٹینک اور دو ہیلی کاپٹر مار گرائے۔ مجاہدین میں سے چھ افراد زخمی ہوئے اور صرف ایک نے جام شہادت نوش کیا ـــ یہ مراسلہ بھی مرکز ناری میران شاہ سے مولوی نور اللہ خاں مجاہد نے بھیجا ہے۔

★ الحاج مولوی عبدالحلیم صاحب حقانی جو صوبہ غزنی کے ولایت مقر علاقہ آب بند کے امیر ہیں۔ انہوں نے اس گروہ میں شامل مجاہدین کے کارنامے اور وقائع ارسال کئے ہیں۔

گذشتہ دنوں دہریہ اور کمیونسٹ حکومت کی جانب سے علاقہ داری آب بند پر دو ہزار فوج، پانچ سو ٹینک اور سولہ طیاروں نے حملہ کیا۔ ان کے مقابلہ میں مجاہدین صرف ڈیڑھ سو تھے۔ مقابلہ مسلسل تین روز تک جاری رہا اس دوران ۲۷۷ کمیونسٹ مارے گئے۔ نیز دو گاڑیاں اور دو ٹینک بھی تباہ کئے اور مجاہدین میں سے صرف

اکیس افراد نے جامِ شہادت نوش کیا۔

اسی طرح دوسرے حملہ میں دشمن کے چار سو ٹینکوں اور دس طیاروں نے حصہ لیا۔ اس حملہ میں صرف ایک مجاہد شہید اور دو زخمی ہوئے۔ دشمن کے دس افراد مارے گئے اور ایک گاڑی بیکار کردی گئی۔

تیسرے حملہ میں مجاہدین کی تعداد صرف پچاس تھی۔ ان کے مقابلہ میں پانچ سو کمیونسٹ خلق فوجی تھے جن کے پاس بیس ٹینک بھی تھے۔ مجاہدین میں سے صرف پانچ افراد شہادت پہ فائز المرام ہوئے اور دشمن کے ساٹھ افراد مارے گئے۔ ایک گاڑی اور ایک ٹینک بھی تباہ کر دیا گیا۔

چوتھے حملے میں مجاہدین نے بیس خلقیوں کو واصلِ جہنم کیا اور ایک گاڑی بھی تباہ کردی گئی۔ مجاہدین بفضلہ تعالیٰ خیریت سے رہے۔

پانچویں حملہ میں مجاہدین نے حکومت کے آٹھ کارندوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اور مجاہدین کے ہاتھ ایک بندوق ایک مشین گن ۔۔ ۔ بیس بم مالِ غنیمت میں آئے۔

چھٹے حملے میں مجاہدین نے نو دہریوں کو موت کے گھاٹ اتارا اور مجاہدین سب کے سب محفوظ و مامون رہے۔

ساتویں اور آٹھویں حملے میں ۶ خلقی واصلِ جہنم ہوئے۔ دو گاڑیاں مالِ غنیمت میں آئیں۔ دشمن کا ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا اور مجاہدین میں سے صرف ایک مجاہد زخمی ہوا۔

__مولوی گل محمد صاحب__ ؛ صوبہ غزنی میں جبہہ خوگانی کے امیر مولوی گل محمد صاحب ہیں۔ یہ جبہہ حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کی زیر قیادت جہاد میں مصروف ہے۔ اس جبہہ سے ۶ افراد مجاہدین غزنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہوئے۔ ہسپتال کے ایک کمرہ میں ۹ روسی اور دوسرے ملحقہ کمروں میں بھی ۸ روسی اور خلقی تھے۔ مجاہدین نے ان سب کو گرفتار کر لیا اور امیر جبہہ کے پاس لے گئے۔ چھ خلقیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اسی جبہہ میں دو سو فوجی اور چودہ ٹینک تباہ کئے۔ اور مالِ غنیمت میں ایک سو بیس کلاشنکوف (سٹین گن) مجاہدین کے ہاتھ آئیں۔

__مولانا عبدالرزاق حقانی__ | مولانا حافظ عبدالرزاق حقانی متعلم دارالعلوم حقانیہ جو کہ ابھی ابھی کئی ماہ کی جنگ کے بعد میدانِ جہاد سے واپس آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ ۷ مارچ کو مجاہدین اور افغان خلقی حکومت کے درمیان ایک پہاڑی مقام جس کا نام ترغزی ہے، مقابلہ ہوا۔ حکومت کے بارہ آدمی اس لڑائی میں کام آئے۔ اور ایک چھوٹی توپ جسے یہ لوگ الموان کہتے ہیں اور ایک بہت بھاری مشین دور تک مار کرنے والی تباہ ہوئیں۔ یہاں برف باری کے باعث نہ تو کہیں بیٹھنے کی جگہ اور نہ کہیں نماز پڑھنے کا اہتمام۔ اور نہ ایسا کوئی ناحیہ تھا جس میں مجاہدین بیٹھ کر کھانا کھا سکیں اس کے باوجود مجاہدین روحانی طور پر مطمئن تھے۔ دوسری لڑائی پھر اسی مقام پر ہوئی۔ جس میں امیر مجاہدین جناب اکبر خان صاحب اور ایک مجاہد سیدان گل نے جامِ شہادت نوش کیا ۔۔ حکومت کے بھی چار آدمی مارے گئے۔

تیسری لڑائی بھی کچھ اس طرح سے ہوئی کہ مجاہدین کے پاس نہ اسلحہ تھا اور نہ کوئی دیگر سامان۔ صرف ایک پرانی زنگ آلود توپ تھی۔ لیکن اللہ نے اس توپ سے جو کام لینا تھا وہ لیا۔ بندہ خود اسے لوڈ کرتا اور ماہر نشانہ باز رشید اسے چلاتا تھا۔ ہمارے پاس گولے بھی کم تھے۔ ہمارے ایک گولہ کے جواب میں اکیس گولے ہوتے۔ تین دن تک مسلسل لڑائی رہی۔ مجاہدین میں سے صرف ایک آدمی شہید ہوا۔ اس کے مقابلے میں افغان حکومت کے دو ٹینک۔ دو بکتر بند گاڑیاں ایک موٹر۔ ایک بڑی توپ ایک المواں توپ دو زنگ مارکنے والی بھاری مشینیں تباہ ہوئیں۔ اور دشمن کے ۱۱ آدمی مارے گئے۔ مجاہدین کے ہاتھوں دشمن نرغے میں پھنسا ہوا ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ مجاہدین سرخ سامراج کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک کر دم لیں گے۔

مولوی عبدالرزاق اس جنگ میں مسلمانوں کی بے سروسامانی، مگر جذبۂ جہاد میں مخمور ہونے کے نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں کہ اس جنگ میں ہمارے کھانے پینے کی حالت بڑی خراب تھی۔ روٹی پکانے کے لئے توا تک نہ تھا۔ آٹا پتھروں پر گوندھ کر آگ میں دبا دیتے۔ آدھی پکی آدھی کچی کھا کر لڑتے۔ رات کو سردی میں ٹھٹھرتے اور نیند نہ آتی پھر بھی وہ لطف نصیب ہوتا جیسے ہم جنت کے باغوں میں سو رہے ہیں۔ ارد گرد دشمن کے توپ خانے گولے برساتے جس سے پتھر اڑ اڑ کر ہم پر گرتے۔ مگر ڈر کی کوئی بات بھی محسوس نہ ہوتی۔ رات کی تاریکی میں جب کہ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہ دیتا مگر ہم سفر جاری رکھتے ایسے دشوار گذار راستوں پر چلتے کہ اگر ذرا بھی قدم لڑکھڑایا تو زندہ بچنا محال تھا۔ مگر ہر قدم اللہ کی مدد سے ٹھیک جگہ پر پڑتا۔ دشمن کو اللہ تباہ کرتا۔ ہزاروں گولے ان کے ضائع ہوتے اور مجاہدین پروانوں کی طرح پھرتے اور دشمن کو شکست ہوتی تھی۔

مولوی عبداللہ عرف مولوی محمد ہاشم حقانی محاذ جنگ سے اپنے مراسلوں میں لکھتے ہیں۔

گذشتہ ماہ ربیع الثانی میں پکتیا علاقہ خوست چھاؤنی کے نزدیک ایک روسی قافلہ پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک فوجی موٹر اور جیپ پر قبضہ کر لیا۔ اس میں دس فوجی تسلیم کر لئے گئے۔ اور مجاہدین بھی دس ہی تھے۔ مجاہدین نے تسلیم شدہ فوجیوں کو مرکز تک پہنچایا۔ یہ لڑائی بحکم مولانا عجب نور صاحب عمل میں لائی گئی تھی۔

پکتیا علاقہ خوست مرکز تاری جو زیر قیادت مولانا عجب نور صاحب کام کر رہا ہے اس مرکز کے مجاہدین نے موضع لاکنٹر کے قریب روسی فوج پر حملہ کیا۔ دو دن آمنے سامنے لڑائی ہوئی۔ روسیوں نے بمبار طیاروں اور ٹینکوں سے حملہ کیا۔ اس میں تین ٹینک۔ پانچ افراد اور چند مشین گنوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ ٹینک تو وہیں خراب ہو گئے اور مجاہدین میں سے چھ افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ اور چار شدید زخمی ہوئے۔ اس لڑائی میں ۱۰۰ فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔

علاقہ خوست میں ایک گاؤں جو کہ خلقیوں کا گڑھ تھا اور آئے دن مجاہدین کو تنگ کرتے تھے، امیر مجاہدین

جناب مولانا عجب نور صاحب کے حکم سے اس گاؤں کا محاصرہ کر لیا۔ اس جنگ میں ایک بھاری توپ جو خلقی استعمال کر رہے تھے۔ گھر گھر لڑائی جاری رہی۔ طیاروں کی بمباری سے ایک مجاہد زخمی ہوا۔ بعد میں تمام علاقہ کے مسلمانوں نے امیر موصوف کے ہاں پناہ لی۔ اس لڑائی میں خلقیوں کا ایک عظیم سرغنہ ہلاک کر دیا گیا۔

دوسرے علاقہ خوست سے بڑی تعداد میں لوگوں نے میراں شاہ مرکز ناری کی طرف ہجرت کی۔

اسی طرح ایک اور لڑائی میں ۲ گھنٹے مسلسل جنگ رہی اور مجاہدین نے دو بڑے مورچے چھین لئے۔ سامان بھی کافی ہاتھ آیا۔ مجاہدین میں ایک ڈاکٹر اور چار طلبا، مولوی صابر جان۔ مولوی عزا مہر خان۔ مولوی نیک خوں اور ایک صاحب غلام خان زخمی ہو گئے۔

مولوی مولا جان حقانی | ولایت پکتیا میں دارالعلوم حقانیہ کے نڈر جری اور بہادر جرنیل مولانا جلال الدین حقانی امیر حزب اسلامی کے حلقۂ امارات میں مورخہ ۱۰ اپریل کو مولوی مولا جان حقانی جو ۱۹۷۸ء میں حقانیہ سے فارغ ہوئے ان کا محاذ ارگون ہے وہ کابل خیل قوم پیپلی کے امیر ہیں۔ کی قیادت میں مقام لواڑہ جو کہ دتہ خیل سے تقریباً ۲۵ میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف واقع ہے۔ یہ جگہ جغرافیائی اعتبار سے پاکستان کی سرحد کے ساتھ متصل ہے۔ روسی ایجنٹوں اور مجاہدین کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی۔ تاکڑ نامی شخص نے جو کہ روسی ایجنٹ تھا اس نے اپنے گھر کے قریب روسیوں کو ہوائی اڈہ کے لئے جگہ دی جس پر روسی روزانہ ہیلی کاپٹر اتارتے تھے۔ قوم کے لئے یہ مسئلہ ناقابل برداشت تھا۔ لہٰذا اس کی روک تھام کے لئے قوم نے مولوی مولا جان صاحب حقانی جو دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر اور ہونہار فاضل ہیں کو منتخب کیا۔ حمل کے ۲۲ کو جمعہ کی رات تقریباً گیارہ بجے مجاہدین تاکڑ پر حملہ آور ہوئے۔ تقریباً تین گھنٹے کے اندر اندر روسی ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا۔ صبح کو مجاہدین نے اسلامی پرچم لہرا دیا۔ تاکڑ اور اس کے حامی گھروں پر گولیاں برسائیں۔ اللہ اکبر کے نعروں سے کرایہ کے فوجی بھاگ گئے۔ اور ساڑھے گیارہ بجے دن کے قریب مجاہدین نے ان روسی ایجنٹوں کے گھروں پر قبضہ کر لیا۔ جن سے ۲۲ صندوق کارتوس۔ پندرہ صندوق گرینیڈ، چالیس بوری چینی اور آٹا اور چھ توپ برآمد کر لیں۔ دریں اثنا ایک مجاہد لطیف الرحمان نے جام شہادت نوش کیا۔ اور ایک مجاہد شدید زخمی ہوا۔ جو پشاور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ تین پرچمیوں کو مجاہدین نے زندہ گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد مجاہدین نے روسی گماشتوں کے گھروں کو آگ لگا دی۔ اور آگ کی آن میں وہ خاکستر کر دئے گئے۔ اور اس دفتر پر جو یہ ایجنٹ استعمال کر رہے تھے۔ اس پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ جن غدار ملکوں نے ان ایجنٹوں کے ساتھ وفاداری کے دستخط کر رکھے تھے۔ وہ اب مولوی مولا جان صاحب حقانی صاحب کے پاس آ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم جرمانہ دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اب وہ تمام مولوی مولا جان حقانی کے ساتھ ہیں اور مولانا صاحب ارگون میں برسر پیکار ہیں۔

ٹیلیگرام — یونس فین

نقالوں سے ہوشیار

Yunas FANS

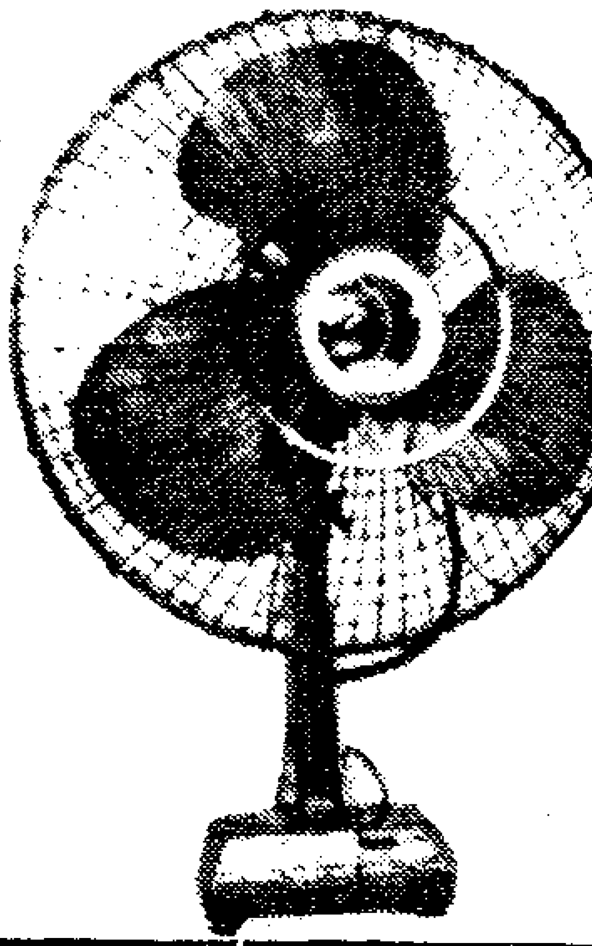

یونس پنکھے

سیلنگ — ٹیبل — پیڈسٹل

یونس پنکھے خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک دیکھ لیا کریں

یونس میٹل ورکس جی ٹی روڈ گجرات فون 4823

ڈیلر: سرور جنرل مرچنٹ صوابی روڈ جہانگیرہ ||| ڈیلر: سرحد الیکٹرک سٹور صدر بازار نوشہرہ فون ۵۰۶

Capri

فون ۸۱۵۶۵

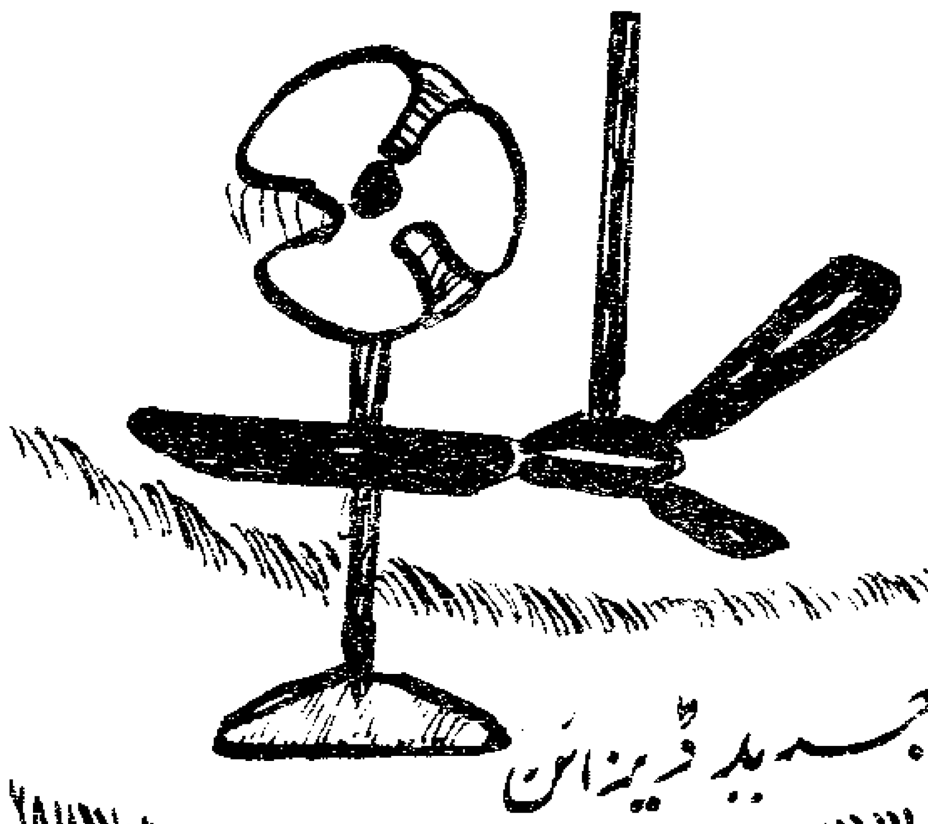

کیپری پنکھے

٭ گارنٹی شدہ ٭ جدید ڈیزائن

تیار کردہ

اقبال انڈسٹریز (رجسٹرڈ) جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ